بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وعسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۷ رمضان ۱۴۰۰ھ ؛ ۳۱ وفا ۱۳۵۹ ہش ؛ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک میں امام جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ

ڈینش احمدیوں اور ڈنمارک میں مقیم پاکستانیوں سے دو گھنٹے تک ملاقات: جناب صاحبزادہ مرزا انس احمد کی کیبل گرام

ربوہ ۳۰ وفا/جولائی۔ … کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ … بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت بھی اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضور … کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ڈنمارک کے … شہر کوپن ہیگن سے کیبل گرام کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ ہمارے پیارے امام … ڈنمارک میں اہم دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ اور اس ملک میں … کا نام پھیلانے میں دن رات کوشاں ہیں۔

جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام بھیجی گئی اس کیبل گرام میں جو کہ کوپن ہیگن سے ۲۷ جولائی کو روانہ ہوئی بتایا گیا ہے کہ ۲۴ جولائی ۱۹۸۰ء کی شام کو حضور … نے ڈنمارک میں مقیم پاکستانی احمدیوں کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں ڈنمارک کے مقامی احمدی باشندے بھی شامل تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے اس تقریب میں دو گھنٹے تک اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر خطاب فرمایا۔

۲۵ جولائی کو حضور … نے مسجد نصرت جہاں میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے انگریزی اور اردو میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور اپنے خطاب میں قرآنی آیات کی روشنی میں اسلامی معاشرے میں عورت کے بلند مقام کی وضاحت فرمائی۔ اس کے علاوہ حضور نے انسانی مساوات کے قرآنی اصولوں کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے احباب جماعت پر زور دیا کہ وہ پیار محبت اور ذاتی نمونہ سے کام لے کر اسلامی تعلیم غیر مسلموں تک پہنچائیں۔ حضور … نے جمعہ کے روز بعد از نماز جمعہ ڈینش احمدیوں سے ملاقات فرمائی اور دو گھنٹے تک ان احباب سے شفقت اور محبت کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔ سرزمین ڈنمارک کی یہ سعید روحیں اپنے آقا کے ساتھ اس ملاقات پر انتہائی مسرور اور شاداں تھیں۔ ان احباب نے دو گھنٹہ تک حضور … سے ملاقات کر کے اپنی روحانی تشنگی بجھانے کا سامان کیا۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے حضور … کو صحت وسلامتی سے رکھے۔ آپ کے دورہ کو لاتعداد برکات وافضال سے نوازے۔ اور مغرب کی سعید روحوں کو اس دورہ کے ذریعہ اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق دے۔ اور ہر ہر قدم پر حضور کو غیبی تائیدات اور فرشتوں کی مدد سے نوازے آمین۔

اخبار احمدیہ

- … ، نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے۔
احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت وسلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

- مکرم میجر فضل احمد صاحب مقیم پنسلوانیا یونیورسٹی امریکہ ڈاکٹریٹ کا ایک امتحان دے رہے ہیں۔ مکرم فضل احمد صاحب اقوام متحدہ کے وائلنس کمیشن کے سٹڈی و ریسرچ گروپ کے ممبر ہیں اور وہ اس سلسلے میں بین الاقوامی جرائم کی روک تھام کے لئے اقوام متحدہ کو تجاویز پیش کریں گے۔ ان کی اہلیہ درخواست کرتی ہیں کہ ان کی کامیابی اور انکی خدمات عالم اسلام کے لئے فائدہ مند ہونے کی دعا فرمائیں۔ دوست محمد شاہد ربوہ

- خاکسار کے برادر اکبر مکرم غلام احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور بعارضہ یرقان بیمار رہیں۔ ان کی جلد از جلد کامل شفایابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درد دل سے درخواست دعا ہے۔
ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد بہاولپور

- میرے برادر نسبتی عزیزم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ایس پی (ریٹائرڈ) کی اہلیہ گھٹنوں کی درد کی وجہ سے ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور بڑی تکلیف میں ہیں۔ صرف بیساکھیوں کے سہارے چند قدم تک چل سکتی ہیں۔ پاکستان میں علاج کرانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب محمد عبداللہ صاحب انہیں بغرض علاج لندن لے گئے ہیں۔ جہاں ان کا اپریشن ہوگا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ گزارش ہے کہ انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ … ہم شافی مطلق انہیں شفا عطا فرمائے۔
خاکسار عبدالواحد نائب ناظر اصلاح و ارشاد

- خاکسار کی طبیعت کچھ دنوں سے اچھی نہیں۔ اس لئے پریشانی ہے۔ درخواست ہے کہ احباب کرام خاکسار کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار محمد صدیق امرتسری لاہور

امام جماعت احمدیہ کا اہم ارشاد

امام جماعت احمدیہ نے انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع ۱۹۷۹ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا۔

"روحانی علوم کا سیکھنا اس کے لئے پروگرام یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو جب میں ہر بچہ کہتا ہوں تو میری مراد ہر احمدی بچہ سے ہے۔ خواہ وہ شہر میں رہنے والا ہو۔ خواہ وہ دیہات میں رہنے والا ہو۔ خواہ وہ بڑی جماعت کا ایک طفل ہو۔ خواہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہو کہ جہاں صرف ایک ہی خاندان احمدی ہے جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ اس بچے کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا دیا جائے۔"

قاعدہ حاصل کرنے کے لئے مبارک احمد خالد منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ سے رجوع کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

روزنامہ ربوہ

الفضل

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

۳۱ وفا ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوزخ

یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل، فلسفہ اور سائنس کی بڑی بڑی ڈگریاں رکھنے والے آج کے کتنے ہی نوجوان اور زیادہ پڑھے لکھے لوگ ہیں جو کہ دہریت کا شکار ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اور اس کی ذات کو شکوک و شبہات کی زنجیروں میں جکڑ کر وصالِ الٰہی کی لذتِ حقیقی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ان لوگوں کا ایک بڑا اعتراض یہ ہے کہ اہل مذہب اپنے پیروکاروں کو لالچ دیکر خُدا اور مذہب کی عبادت پر آمادہ کرتے ہیں اور خوف دلا کر اخلاق ضابطوں کی قید میں مقیّد رکھتے ہیں۔ لالچ دینے کے لئے اہل مذہب نے جنّت تراش لی ہے اور خوف دینے کے لئے دوزخ خیالی گئی ہے۔

پڑھے لکھے باشعور اور حسّاس لوگوں کا اس نتیجہ پہ پہنچ جانا کوئی ایسا غلط بھی نہیں۔ دراصل ان لوگوں کے سامنے اسلامی تعلیم کے ان دو نہایت ہی اہم مگر پُرلطف حصوں کو اس بھونڈے انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ جنّت سے مراد حوروں کے اجسام اور دوزخ سے مراد آگ۔ خون اور پیپ کی جسمانی شکلوں کے اور کچھ نہیں بنایا جاتا۔ اور لازماً اس قسم کی بے جان صورت دیکھ کر حسّاس ذہن تشکیک کا راستہ پکڑ لیتا ہے۔

کی آمد کا مقصد دین ہیں شامل اس قسم کے غلط خیالات کی اصلاح بھی۔ جنت و دوزخ کے فلسفے پر نہایت خوبصورتی سے روشنی ڈالتے ہیں اور ایک ایسا قابلِ قبول شاندار اور دل کو قائل کر دینے والا نظریہ پیش کرتے ہیں کہ کوئی ذہن دہریت کی طرف مائل ہو ہی نہیں سکتا۔ حضورؒ فرماتے ہیں:-

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اس جہان میں موجود ہوں گی وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ظلّ ہیں اور یہی اسکی سچّی فلاسفی ہے وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہے۔ مومن کے لئے ہر حال میں اسی دنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے...... ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔ جن کی اس دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے..... دوزخ وہ آگ ہے جو خُدا کا غضب اس کا منبع ہے اور وہ گناہ سے پیدا ہوتی اور پہلے دل پر غالب ہوتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کی جڑ وہ ہموم و غموم اور حسرتیں ہیں جو انسان کو آگھیرتی ہیں کیونکہ تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے.......... اور یہ بات بھولنی نہ چاہیئے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دنیا کی طرح نہیں ہے بلکہ ان دونوں کا مبداء اور منبع رُوحانی امور ہیں"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۸۵-۹۰)

زیورِ تقویٰ و ایماں سے سنورنا سیکھیں

زندہ رہنے کی تمنّا ہے تو مرنا سیکھیں
ہر کٹھن راہ سے دُنیا کی گزرنا سیکھیں

ٹھوکریں کھا کے جو گرتا ہے وہی اُٹھتا ہے
ڈوب کر بحرِ مشقّت میں اُبھرنا سیکھیں

خدمتِ خلق شب و روز رہے مدِّ نظر
حقِ خالق بھی ادا شوق سے کرنا سیکھیں

ہے اگر آرزو محبُوبِ خُدا بننے کی
زیورِ تقویٰ و ایماں سے سنورنا سیکھیں

حُسنِ کردار سے غیروں کو بنائیں اپنا
پیار سے اپنوں کے دل میں بھی اُترنا سیکھیں

(محمد صدیق امرتسری۔ سابق مبلغ مغربی افریقہ و ملائیشیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملاقات کے آداب

(مکرم رفیق احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کوہاٹ)

اسلام بڑا پیارا، حسین اور سوشل مذہب ہے۔ ایک دوسرے سے ملنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس سے محبت و الفت اور اخوت بڑھتی ہے۔ اسلام نے اس بارے میں کچھ آداب بتائے ہیں۔ جن پر عمل کرنا از حد ضروری نیکی اور ثواب کا موجب ہے۔ جب کوئی بھائی کسی دوسرے سے ملنے کے لئے جائے تو بہتر ہے کہ اس سے پہلے ملاقات کا وقت مقرر کرے تاکہ وہ اس وقت اپنے گھر یا بتائی ہوئی جگہ پر موجود رہے اور اس کا وقت ضائع نہ ہو۔ ہادی برحق محسن اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

(ابوداؤد)

تم میں سے جب کوئی اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرے تو پہلے سلام کرے۔

جب کوئی کسی سے ملاقات کے سلسلے میں کسی کے گھر جائے تو پہلے دروازہ کھٹکھٹائے یا نرمی سے آواز دے اور دروازے کے سامنے کھڑے ہونے کی بجائے دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہو۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ آپ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کی طرف منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازہ کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور کہتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

(ابوداؤد)

اس بارے میں اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح احکامات صادر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ○

(سورۃ النور آیت ۲۷-۲۸)

اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور (داخل ہونے سے پہلے) ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور اس (فعل) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم (نیک باتوں کو ہمیشہ) یاد رکھو گے۔ اور اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تب بھی ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں (گھر والوں کی طرف سے) اجازت نہ مل گئی ہو اور اگر کوئی گھر میں ہو اور تم سے کہا جائے کہ اس وقت چلے جاؤ تو تم چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہوگا اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

احکام خداوندی پر عمل کرتے ہوئے اور سنت نبوی پر چلتے ہوئے اجازت ملنے تک انتظار کیا جائے اور تین مرتبہ دروازہ کھٹکھٹایا جائے یا نرمی سے آواز دی جائے اگر صاحب خانہ گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے تو پھر داخل ہونا چاہیئے۔ ورنہ واپس لوٹ جانا چاہیئے۔ لیکن آجکل ہزاروں لوگوں میں سے شاید چند ہی ایسے ہوں گے جو اس بات کا برا نہ منائیں۔ حالانکہ احکام خداوندی میں اس بارے میں وضاحت کی جا چکی ہے۔

ویسے حقیقت میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں ہوتا کہ تم اس کے گھر جاؤ اور وہ ملنے سے انکار کر دے۔ بامر مجبوری اگر کوئی شخص ملنے سے انکار کرتا ہے تو پھر اصرار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ واپس لوٹ آنا چاہیئے اور اس پر برا منانے کی ضرورت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت اس کے گھر کے حالات ہی ایسے ہوں جو وہ ملنے سے معذور ہو۔ یا تمہیں کیا معلوم کہ اس وقت وہ کن پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ ایسے وقت میں اگر ملاقات ہو بھی تو بھی نہایت بے لطف ہوگی۔

میل ملاقات کے سلسلے میں ایک یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جب کسی کے گھر ملنے کے لئے اجازت مل جائے تو سب سے پہلے السلام علیکم کہنا چاہیئے اور ہو سکے تو مصافحہ ضرور کیا جائے۔ پھر جہاں صاحب خانہ اپنی حیثیت کے مطابق بٹھائے مناسب اور مہذبانہ طریقہ سے بیٹھ جائے اور صاحب خانہ جو تواضع کرے اسے قبول کرے۔ بعض لوگ ملنے تو چلے جاتے ہیں مگر کھانے پینے کی چیز جب پیش کی جاتی ہے تو وہ کھانے پینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے اس میں تکبر اور غرور کی بو آتی ہے۔ صاحب خانہ کی دل شکنی ہوتی ہے مناسب یہی ہے کہ کچھ نہ کچھ کھا پی لے۔ تاکہ صاحب خانہ خوش ہو جائے اور جب تک بیٹھے اچھی باتیں کرے جس سے خود بھی خوش ہو اور میزبان بھی خوش ہو۔ ایسی باتوں سے پرہیز کرے جن سے شکر رنجی اور آزردگی پیدا ہو اور جب جانے لگے تو رخصت مانگے اور اگر میزبان اور بیٹھنے پر اصرار کرے۔ فرصت ہو تو کچھ دیر اور بیٹھے ورنہ وجہ بتا کر معذرت کرے اور السلام علیکم کہہ کر رخصت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے:۔

"سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازہ سے باہر نکل کر کرے یا رخصت کے وقت گھر کے دروازہ تک پہنچائے۔"

(ابن ماجہ)

ہاں اگر کسی سنجیدہ معاملے کے سلسلے میں آیا ہوا ہو تو تب بھی گفتگو شریفانہ اور مہذبانہ اور خوشگوار ہونی چاہیئے جس سے دلوں میں میل نہ آئے۔ جدا ہوتے وقت وہ بھی خوش ہو اور میزبان بھی۔ کسی کے گھر اتنی زیادہ دیر نہ بیٹھا رہے کہ وہ اکتا جائے۔ خیال رکھو کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ کام ہوتا ہے۔ زیادہ دیر بیٹھنے سے اس کا کوئی حرج تو نہیں ہو رہا۔ اسی طرح اگر کوئی دعوت کرے تو دعوت سے صرف دس پانچ منٹ پہلے ہی جانا اور کھانے کے بعد جلدی ہی واپس آجانا چاہیئے۔ بہت پہلے سے جا بیٹھنا اور بعد میں بہت دیر تک بیٹھے رہنا برا ہے۔ اس سے میزبان کو بہت تکلیف ہوتی ہے گو وہ زبان سے تو کچھ نہ کہے آدمی کو خود احساس ہونا چاہیئے۔

ہاں ایک بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ جب کوئی دوسرا تمہارے گھر آئے تو ہنستا، خندہ پیشانی اور مسکراتے چہرے سے استقبال کرے۔ السلام علیکم کا جواب دینے کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کرے۔ اور حسب توفیق اچھی جگہ پر بٹھائے۔ اور حسب توفیق جو چیز گھر میں موجود ہو اس کی تواضع کرے۔ زیادہ تکلفات میں پڑنے کی ضرورت نہیں اگر مہمان کھانے پینے سے انکار کرے تو زیادہ اصرار نہ کرے مہمان جب تک بیٹھے اس کے پاس موجود رہے۔ بامر مجبوری کہیں جانا ہو یا فرصت نہ ہو تو معذرت کے ساتھ اجازت لے کر جائے۔ مہمان کے ساتھ شگفتہ مزاجی اور محبت بھرے انداز سے پیش آئے۔ جب مہمان رخصت ہو تو دور تک اسے الوداع کرنے تک ساتھ چلے۔

بعض ملنے والے کرم فرما ہدیہ لے کر آتے ہیں شکریہ کے ساتھ ہدیہ قبول کرے۔ ہدیہ دینا اور قبول کرنا ہمارے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اس کو رواج دینا ثواب اور نیکی ہے کیونکہ اس سے تعلقات گہرے اور محبت زیادہ بڑھتی ہے۔

میل ملاقات کے سلسلے میں لباس کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور حیثیت کے مطابق لباس صاف ستھرا سادہ اور اجلا پہن کر کسی کو ملنے کے لئے جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ۔

(ترمذی، مشکوٰۃ جلد ۲ کتاب اللباس)

اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت مرغوب ہے کہ اس کی نعمتوں کا اثر اس کے بندوں کو دکھایا جائے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی نعمت عطا فرمائے تو اس کے اثر کو نمایاں کرے اور اس کی نعمت اور عطا کے مناسب اپنا حال بنائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابی الاحوصؓ اپنے والد کی روایت کے ساتھ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے بدن پر اس وقت خراب و خستہ کپڑے تھے آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ فرمایا کس قسم کا مال ہے۔ عرض کیا خداوند تعالیٰ نے مجھ کو ہر قسم کا مال عنایت فرمایا ہے۔ اونٹ بھی ہیں۔ گائیں بھی۔ بکریاں بھی۔ گھوڑے بھی۔ غلام بھی۔ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تجھ کو مال دیا ہے تو خدا کی نعمت کے اثر کو تو دکھا اور اس نے تجھ کو جو عزت دی ہے اس کو نمایاں کر۔"

(نسائی۔ شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ جلد ۲ کتاب اللباس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل کرتے ہوئے لباس اچھا اور صاف ستھرا پہن کر کسی کو ملنے کے لئے جانا چاہیئے دوسروں پر ظاہر کا اثر پڑتا ہے لباس کو دیکھ کر کسی کے بارے میں رائے قائم کی جا سکتی ہے۔

ہاں بامر مجبوری کسی کے کپڑے اچھے نہ ہوں تو بُرا نہ منایا جائے اور نہ ہی اسے ہنسی اور استہزا کا نشانہ بنایا جائے۔

میل ملاقات کے سلسلے میں گفتگو کا اثر دیر پا رہتا ہے۔ گفتگو سے ہی کسی کے بارے میں رائے قائم ہو سکتی ہے کہ یہ شخص کیسا ہے۔ آیا شریف ہے یا رذیل، بیوقوف ہے یا عقلمند، مہذب ہے یا بدتمیز، معمولی تعلیم یافتہ ہے یا اَن پڑھ، عالم ہے یا جاہل۔ اس لئے بات چیت مہذبانہ شریفانہ اور خوشگوار ہونی چاہیئے۔ لہجہ نرم اور شیریں ہو۔ گفتگو کے دوران اخلاق اور آداب کو ملحوظ رکھا جائے۔ جو بات کی جائے معقول ہو اور ضرورت دور وقت اور موقعہ محل کے عین مطابق ہو۔ بیہودہ۔ بے فائدہ اور فضول اور لچر قسم کی گفتگو سے پرہیز کیا جائے ایسی باتیں ہرگز نہ کی جائیں جن سے سننے والوں کو دکھ ہو یا ان کی تذلیل ہوتی ہو بذلہ سنجی اور لطیفہ گوئی بُری چیز نہیں لیکن یہ کبھی کبھی ہو تو اچھی اور بھلی معلوم ہوتی ہے۔ ہر وقت مذاق اور دل لگی چھچھورے پن کی علامت ہے۔ پھکڑ پن گالی گلوچ تو کسی وقت بھی جائز نہیں۔ کسی کا مذاق اڑانا، بُرے نام رکھنا، طعنے دینا، آوازے کسنا کسی کی نقلیں اتارنا کہ لوگ اس سے ہنسنے لگیں اور وہ آدمی رنجیدہ ہو شرافت کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ ۔ (الحجرات) یعنی کسی کی ہنسی نہ اڑاؤ اور نہ کسی کو حقیر سمجھو ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے بہتر ہو باتیں کرتے وقت کبھی کبھی مسکرانا یا ہنسنا ضرور چاہیئے۔ چہرے پر مسکراہٹ ہونی چاہیئے خشونت اور رعونت ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ مغرور متکبر لوگوں کی نشانی ہے۔

گفتگو کئی قسم کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً تفریحی، علمی، ادبی، سیاسی، مذہبی فلسفیانہ وغیرہ۔

لیکن وہ ہمیشہ موقع اور محل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ جیسے مخاطب اور سامعین ہوں ان سے ویسی ہی گفتگو کرنی چاہیئے۔ لوگوں سے ان کے نجی معاملات کے بارے میں سوالات نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی ایسی باتیں کی جائیں جس سے بدمزگی اور جھگڑا فساد پیدا ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر اعتراض اور بحث نہیں کرنی چاہیئے۔ اور بات بات پر جھگڑا نہیں۔ بعض لوگوں میں ہر بات کی مخالفت کرنے اور کسی دوسرے کی بات چیت کے بیچ ہی بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ عادت اچھی نہیں۔ بہت بُری سمجھی جاتی ہے۔ نادانی اور جہالت کی نشانی ہے۔ دراصل ایسے لوگ ڈھکے چھپے الفاظ میں دوسروں کو جاہل سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو لائق اور عقلمند سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو آدمی خصومت اور مخالفت سے پرہیز کرتا ہے۔ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنتا ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ میل ملاقات کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔ اسلام کے گلستان کو نکھارنے میں مدد کریں۔ اچھی باتوں کو اپنائیں اور بُری باتوں اور بد عادات کو ترک کریں تا دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں اے اللہ! تو ایسا ہی کر۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

رمضان المبارک دعاؤں کا مہینہ ہے

(محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد)

رمضان کا مہینہ یوں تو بہت سی برکتوں کا حامل ہے لیکن قبولیت دعا کو اس مہینہ سے خاص تعلق حاصل ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رمضان اور روزوں کے ذکر کے تسلسل میں ہی دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کا روزہ سے خاص تعلق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (بقرہ ۱۸۷)

فرمایا اے میرے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے! تو تو انہیں کہہ دے کہ میں تو تمہارے بالکل قریب ہوں اور میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں پس پکارنے والوں کا بھی فرض ہے کہ وہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے دو اہم گر بتائے ہیں ایک تو یہ کہ پکارنے والا خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل ایمان رکھتا ہو اور دوسرے یہ کہ وہ اسکے احکام کی پوری پابندی کرنے والا ہو۔ الداع کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پکارنے والے پر کرب و اضطراب کی کیفیت طاری ہو۔

خدا تعالیٰ نے جو اس آیت کو روزوں کے ساتھ رکھا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینہ کو دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے چنانچہ

فرماتے ہیں۔

"چونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی روزوں کا ذکر ہے اس لئے اس آیت کے ذریعہ مومنوں کو اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کی حاجات کو پورا فرماتا ہے لیکن رمضان المبارک کے ایام قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہیں اس لئے تم ان دنوں سے فائدہ اٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرو ورنہ اگر رمضان کے مہینہ میں بھی تم خالی ہاتھ رہے تو تمہاری بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔

رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں اس مہینہ میں مسلمانوں میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے۔ پھر سحری کے لئے سب کو اٹھنا پڑتا ہے اور اس طرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقعہ مل جاتا ہے اسی وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ انہیں رد نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول فرماتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۴۰۷، ۴۰۹)

دعاؤں کے سلسلہ میں یہ بات مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ وہی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں جو دل سے نکلتی ہیں جو سوز اور اضطراب کے ساتھ کی جاتی ہیں جن میں اضطرار اور جوش پایا جاتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دعا یہی نہیں کہ معمولی طور پر نماز پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ آیا منہ میں سے کہہ دیا۔ اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دعا نری ایک منتر کی طرح ہوتی ہے نہ اس میں دل شریک ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کوئی ایمان ہوتا ہے یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اسلئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی پس چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اسی حد تک پہنچا دے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے۔۔۔

ص۳۹۳۔ اسی وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے" (الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۷ء)

دوستوں کو چاہیئے کہ اپنی دردبھری دعاؤں کے ذریعہ اس مبارک مہینہ کی برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں

نے فرمایا کہ:۔

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

اس لئے ان مبارک ایام کو دعاؤں میں گذارنا چاہیئے۔ ان دعاؤں میں اسلام اور احمدیت کی ترقی

کی صحت

حضور کے حالیہ دورہ کی کامیابی و کامرانی مبلغین جماعت اور کارکنان کیلئے نصرت الٰہی اور موجودہ پُرآشوب زمانہ میں جماعت احمدیہ کی مجموعی حفاظت اور ترقی کے لئے دعاؤں کو خاص اہمیت دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان بابرکت دنوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میلوں اور تہواروں کا ملک سپین

(مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے شاہد سابق مبلغ سپین)

دنیا کا نقشہ پھیلائیں تو اس کے درمیان میں ایک جزیرہ نما نظر آتا ہے جسے عرب جزیرۃ الخضراء یعنی سرسبز جزیرہ کہتے تھے۔ اس کا نام سپین ہے یہ وہ ملک ہے جہاں طارق بن زیاد فاتح بن کر داخل ہوا اور پھر مسلمانوں نے ۸، ۹ صدیاں یہاں حکومت کی اور نہ صرف حکومت کی بلکہ دولتِ علم سے نوازا تمدن اور ایک معاشرہ دیا جہاں عیسائی۔ یہودی اور مسلمان امن و سکون سے مذہبی آزادی کے مزے لوٹتے تھے۔ یہودی روپے پیسے پر قابض تھے اور مسلمان حکومت کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے تھے اور عیسائی جن کی تعداد اقلیت میں تھی MIDDLE MAN کے طور پر تھے۔ اکثر آبادی نے مذہب اسلام قبول کیا۔ اور اس پر عمل پیرا تھے لیکن پوپ اور ہمسایہ عیسائی ممالک کے گٹھ جوڑ سے سپین میں مسلمانوں کی حکومت کا جو سمٹ کر چند صوبوں میں محدود ہو گئی تھی اور اندلس کی حکومت کہلاتی تھی بڑے ہی ڈرامائی انداز میں نہایت وحشت اور بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاتمہ کر دیا گیا۔ بہت سے مسلمان خاندان جو نسلی اعتبار سے سپینش ہیں جنہیں اپنا مذہب اسلام اپنی جان اور وطن سے بھی پیارا تھا اس بھیانک ڈرامے سے قبل ہی مراکش میں ہجرت کر گئے تھے۔ جن کا وجود موجودہ عیسائی پراپیگنڈے کی قلعی کھول رہا ہے کہ سپین میں اسلام پھیلا نہیں تھا بلکہ طاقت سے مٹھی بھر مسلمانوں نے حکومت کی تھی سپینش لوگ ایک مخلوط نسل ہیں اور یورپی نسلوں سے مختلف ہیں اور مشرقی لوگ معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے بال سیاہ، آنکھیں سیاہ اور سفید رنگ اور چھوٹے قد عربی خون کے امتزاج کا ثبوت ہیں۔ ۶۰ فیصدی آبادی زراعت پیشہ ہے ہر قسم کا موسم اس ملک میں پایا جاتا ہے سازگار موسم اور سواحل سمندر کی وسعت کی وجہ سے اور یہاں سے نت نئے میلوں اور تہواروں کی وجہ سے دنیا بھر سے ۳۰ سے ۳۵ لاکھ تک (ٹورسٹ) سیاح سالانہ آتے ہیں اور موسم کا لطف اٹھانے کے ساتھ ساتھ سپینش لوگوں کی خوش خلقی اور خوش مزاجی کی داد دیتے ہیں اور میلوں ٹھیلوں میں وقت گذارتے ہیں ایک خاص وزارت جملہ انتظامات سیاحت کا بخوبی انتظام کرتی ہے اور ۳۵ فیصدی قومی آمدنی اسی طرح سے حاصل کی جاتی ہے ۴۰ سے ۵۰ فیصدی تک آمدنی زراعت سے ہوتی ہے اور ماہی گیری سے بھی ۱۰ سے ۱۵ فیصدی تک آمدنی حاصل کی جاتی ہے۔ کارخانے کم ہیں جو ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر غیر ملکی ہیں۔ سپینش لوگوں میں بھی سیاحت کا جذبہ بہت ہے۔ اکثر طالب علم موسم گرما کی تعطیلات میں فرانس و دیگر مختلف ملکوں میں جا کر کمائی کرتے ہیں اور اتنا کما کر لے آتے ہیں کہ سال بھر اپنے اخراجات چلا سکیں۔ چھوٹے طالب علم شہروں کے گنجان اور کاروباری علاقوں میں بعد از دوپہر۔ ماچسیں، پنسلیں یا کتب اور کیلنڈر وغیرہ اشیاء فروخت کرتے نظر آئیں گے اور غیر ملکی لوگ ان سے بہت زیادہ قیمت پر خرید کر لیتے ہیں تاکہ طالب علموں کی مدد ہو جائے۔

فٹ بال اور بل فائٹنگ کے شیدائی ہیں۔ ٹیلیویژن پر اگر کوئی کھیل چل رہا ہو تو دنیا جہان کی مصروفیات پس پشت ڈال کر اسے اولیت دیں گے۔ موسم گرما، موسم سرما، خزاں اور بہار کے الگ الگ میلے اور تہوار ہیں۔ ہر قصبے شہر اور علاقے کے مخصوص تہوار بھی ہیں جن کو سیاحوں کی دلچسپی کے لئے منتظم بھی کیا گیا بعض میلے یا تہوار پیشوں سے متعلق ہیں، مثلاً انگور توڑنے اور مچھلی پکڑنے کے تہوار اور بعض کا تعلق مذہب سے ہے۔ مثلاً واقعہ صلیب سے متعلق اور پیدائش یسوع سے متعلق اور مختلف کنواریوں اور مختلف مذہبی بزرگوں کے نام پر تہوار ہیں پھر ہر قصبے اور شہر کی الگ الگ PATRON ہیں وہ دن بھی منائے جاتے ہیں۔ ایک دن تمام ملک میں "مضافات کا دن" یا "دو کھیتوں کا دن" کے نام سے منایا جاتا ہے اس روز تمام لوگ شہروں اور قصبوں سے باہر نکل جاتے ہیں اور تمام دن اپنے خاندان میں یا ہم جولیوں کے ساتھ کھیتوں، ڈھلانوں چشموں اور دریاؤں یا جھیلوں کے کنارے گذارتے ہیں۔ عجیب نظارہ ہوتا ہے بڑے شہروں میں تو واپسی کے وقت ٹریفک کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے اور گھر تک پہنچنے میں کئی کئی گھنٹے صرف ہو جاتے ہیں۔ سیاحت کے لحاظ سے اہم تہوار سیاحت کی وزارت سے چھپنے والے پمفلٹ میں ماہ وار درج ہیں جن کی تعداد ۱۰۶ تک پہنچتی ہے ان کے علاوہ اور بھی مقامی تہوار ہیں جن کا صحیح شمار معلوم نہیں۔ ہر تہوار کے لئے خاص قسم کے ملبوسات ہیں کثرت سے عرب طلباء اور یورپ کے ممالک اور جنوبی امریکہ کے طلباء بھی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ یہاں کی یونیورسٹیوں میں باقی یورپ کی نسبت تعلیم سستی ہے ایک سال کا زبان کا کورس کر کے داخلہ بآسانی مل جاتا ہے زیادہ تر رجحان فرنچ اور اٹیلین سیکھنے کا ہے کیونکہ سکولوں میں یہ پڑھائی جاتی ہیں انگریزی زبان ان کے لئے مشکل زبان ہے کیونکہ انگریزی زبان کا تلفظ ان کی زبان پر نہیں چڑھتا اس ملک میں بیٹھ کر تمام دنیا کے ممالک کے لوگوں سے رابطے قائم کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ تمام دنیا کے لوگ یہاں آتے ہیں۔ جنوبی امریکہ کے ممالک جہاں سپین کی کالونیز رہی ہیں۔ سپینش زبان کو MOLHER LANGUAGE اور سپین کو MOTHER LAUD کہتے ہیں اور عزت سے اس ملک کو دیکھتے ہیں اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ سپینش لوگوں نے وہاں لوٹ مار کم کی ہے اور تمدن، مذہب، کلچر زبان ان کو دی ہے جس کے وہ احسانمند ہیں۔ ملک سپین کی آبادی ۱۹۷۳ء کے ریکارڈ کے مطابق ۳¼ کروڑ تھی اور اس کے ۵۰ ضلع ہیں جن کو یہ PROVINCE کہتے ہیں۔ اور اس کی آبادی کے بڑھنے کا رجحان ۱½ فیصد سالانہ ہے چنانچہ ۶۳ سال میں یہاں کی آبادی دوگنی ہو جانی چاہیئے۔ دنیا میں سپینش بولنے والے سپین کے علاوہ ۲۳ ملک اور ہیں جن میں سے سب سے زیادہ آبادی برازیل اور میکسیکو کی ہے۔ برازیل کی آبادی ۱۰ کروڑ اور میکسیکو کی آبادی ۵½ کروڑ اور ان کے بعد ارجنٹائن کولمبیا ہیں جن میں سے ہر ایک کی آبادی ۲½ کروڑ تھی۔ پھر وینز ویلا اور پیرو ہیں جن کی آبادی ۱¼، ۱½ کروڑ ہے۔ ۲۴ سپینش بولنے والے ملکوں کی کل آبادی ۲۳۷،۸۰۰،۰۰۰ یعنی ۲۴ کروڑ (تقریباً) ۱۹۷۳ء میں تھی۔ جو دنیا کی اس وقت کی تین ارب ۶۱ کروڑ کی آبادی کا گیارھواں حصہ ہے۔

یہ اعداد و شمار پیش کرنے سے غرض یہ ہے کہ اس تجزیہ سے یہ دلچسپ امر سامنے آئے کہ سپین اور سپینش زبان کا اثر دنیا کی آبادی کے گیارہویں حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ ان کے بہت سے تہوار۔ تمدنی امور کلچر، مذہب ایک سے ہیں۔ ایک تبلیغ کرنے والی جماعت کے لئے ان امور کا گہرا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ گو خطہ خطہ کے لوگوں کی عادات مختلف ہیں، مزاج مختلف ہے۔ اخلاق بھی مختلف ہیں۔ لیکن زبان، مذہب اور تمدن ایک ہے۔ سپینش لوگ ان میں زیادہ مہمان نواز، ہمدرد اور خوش مزاج نظر آتے ہیں۔ ابھی تک چھوٹے قصبوں اور دیہات میں اسلامی پردے کا کچھ اثر ضرور نظر آتا ہے مثلاً یہ کہ جوان بچی کو اکیلے گھر سے باہر نہیں نکلنے دیں گے ساتھ ماں، بہن یا بھائی جائے گا۔ دوسرے کے خیالات کو غور سے سنیں گے۔ اور دوسرے کے مذہبی عقائد کا احترام کریں گے اور جو بات دلیل سے ثابت ہو اسکا اظہار کریں گے

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی

مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع ۲۲ اور ۲۳ مئی ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ عزیز آباد کراچی میں منعقد ہوا محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی اجتماع میں شرکت کے لئے ربوہ سے تشریف لائے۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس ۲۲ مئی ۱۹۸۰ء کو بعد نماز عصر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد دہرانے اور نظم خوانی کے بعد خاکسار ظفر اللہ خان زعیم اعلیٰ انصار اللہ عزیز آباد نے مجلس ہذا کی سال رواں کی رپورٹ کارگذاری پڑھ کر سنائی اور آئندہ پروگرام کا خاکہ پیش کیا جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے تلقین فرمائی کہ انصار اللہ کو سال کے آغاز میں ہی ایسے تدریجی پروگرام بنانے چاہئیں جن کا انجام عظیم اور وسیع ہو اور پھر اپنی توفیق کے مطابق اپنے قدم آگے بڑھائیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے "حالات حاضرہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر فرمائی اس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ سوالات کے جوابات محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔ اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے دیئے سوال و جواب کا سلسلہ مغرب کی نماز تک جاری رہا۔

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس کی صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد دہرانے اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) مکرم قریشی محمود احمد صاحب — مطالبات تحریک جدید
(۲) " مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ — انصار اللہ کے فرائض بسلسلہ تربیت اولاد
(۳) " عبدالسلام صاحب طاہر — نماز، اس کے اقسام اور ان کی حکمتیں

نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد شرکاء اجلاس کو مجلس کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد تقریری مقابلہ منعقد ہوا جن کے لئے عناوین پہلے سے مقرر تھے جو یہ تھے۔

(۱) نماز باجماعت (۲) اطاعت نظام (۳) جماعت احمدیہ میں اخوت باہمی
(۴) خدمت دین سے پہلو تہی قومی جرم ہے۔

اس مقابلہ کے بعد خدام کا فی البدیہہ تقریری مقابلہ اور بعد ازاں اطفال کا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کا مقابلہ بلحاظ ہر دو معیار کبیر و صغیر کروایا گیا۔ اجلاس پونے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

نماز تہجد

رات کو اجتماعی تہجد میں ۴۵ انصار و خدام نے حصہ لیا۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے درس قرآن کریم دیا۔

چوتھا اجلاس

چوتھا اجلاس خاکسار زعیم اعلیٰ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اسلم — حفظان صحت
" مولوی عبدالحمید صاحب — وصیت
مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ — وقف عارضی۔

ان تقاریر کے بعد ۴۵ منٹ انصار صاحبان کا مشاہدہ و معائنہ اور آہستہ سائیکل چلانے کا مقابلہ ہوا۔ جس کے بعد مجلس کی طرف سے شرکاء اجلاس کو صبح کا ناشتہ پیش کیا گیا۔

اجلاس پنجم

پانچواں اجلاس محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کے نامزد نمائندہ مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کی زیر صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے "نظام خلافت" کے عنوان پر تقریر فرمائی اس کے بعد صدر اجلاس نے انصار، خدام اور اطفال میں سے اوّل اور دوم آنے والوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔

اختتامی اجلاس میں سب سے زیادہ حاضری حلقہ دستگیر کی رہی۔ نماز تہجد میں حلقہ عزیز آباد کی حاضری زیادہ تھی۔ بجٹ کی سب سے زیادہ ادائیگی حلقہ گلشن اقبال نے کی ان حلقوں کے متعلقہ زعماء کو اسناد خوشنودی دی گئیں۔ اجتماع کے علمی کاموں اور پروگراموں میں نمایاں دلچسپی اور شوق کا اظہار کرنے والوں کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد سالانہ اجتماع کا پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(زعیم اعلیٰ انصار اللہ عزیز آباد کراچی)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کئی ماہ سے کھانسی، بلغم اور بخار میں مبتلا ہے صحت بہت کمزور ہو گئی ہے لکھنے پڑھنے اور چلنے پھرنے میں دقت ہوتی ہے۔
(ماسٹر امیر عالم معرفت جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ)

(۲) پانچ سال قبل میری اہلیہ کا ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن ہوا تھا گو زخم مندمل ہو چکا ہوا ہے اور درد میں بھی افاقہ ہے لیکن ابھی تک نماز لیٹ کر پڑھتی ہیں پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔
(عبدالرحمان دہلوی ۲/۱ دارالصدر شمالی ربوہ)

(۳) خاکسار کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بعض اعصابی عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کبھی افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی پھر تکلیف عود کر آتی ہے۔
(قریشی مختار محمود کارکن تحریک جدید ربوہ)

(۴) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ گلے کے کینسر میں مبتلا ہیں ایک اپریشن ہو چکا ہے لیکن سات آٹھ ماہ بعد پھر تکلیف شروع ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے اب اپریشن نہ کروانے کا مشورہ دیا ہے۔
(محمد صادق۔ رفیق میڈیکل سٹور۔ ملتان)

(۵) میرا بڑا لڑکا بشیر احمد سلمہ اللہ گذشتہ ایک ماہ سے علیل ہے تین چار مرتبہ گر کر چوٹیں بھی آئی ہیں نیز میں خود بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔
(محمد عمر بشیر احمد۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ)

(۶) مکرم پروفیسر سعید اللہ خان صاحب ربوہ کی صاحبزادی کچھ دنوں سے بیمار ہیں نیز مکرم ماسٹر مطیع اللہ خان صاحب لاہور گذشتہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔
(رانا مبارک احمد لاہور)

(۷) خاکسار کو پانچ چھ ماہ سے سانس کی تکلیف ہے آج کل کچھ زیادہ ہے۔ کام کاج کرنے سے بالکل محروم ہوں۔
(بشیر احمد تیل فروش نصیر آباد ربوہ)

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور جملہ پریشانیاں دور کرے آمین۔

"اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں" (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۵:-

میلوں اور تہواروں کا ملک سپین

یہ اور بات ہے کہ وہ اسے فوراً اپنا لیں یا نہ اپنائیں۔ اس ملک میں تقریباً ۳۰ سال فوجی حکومت رہی اور یہ جب برسرِ اقتدار آئی اس وقت تقریباً ۳ سال سول وار کی کیفیت رہی اور کئی لاکھ افراد کام آئے اسکی انتہائی دہشت محض لوگوں کے ذہنوں پر ہے کہ کسی سیاسی گفتگو کے لئے آمادہ نہیں ہوں گے جو نئی نسل جوان ہوئی ہے انہوں نے جمہوری حکومت قائم کی ہے اور ۱۹۷۸ء میں سپین کا آئین بنا ہے پارلیمنٹری طرز کی حکومت ہے جس میں سربراہ بادشاہ ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کو آزادی ہے اور مذہبی آزادی بھی ساتھ ساتھ قائم کی گئی ہے۔ پہلے صرف رومن کیتھولک چرچ ہی کی مصروفیات ہوتی تھیں لیکن فوجی حکومت کے سربراہ جنرل فرانکو نے اپنی عمر کے آخری سالوں میں مذہبی آزادی کا اعلان تو کیا لیکن اس پر عمل کھل کر نہ ہو سکا۔ لیکن فرانکو صاحب کی وفات کے بعد یا ہوا وٹیکن کے پادری امریکہ سے دھڑا دھڑ آرہے ہیں اور رومن کیتھولک چرچ پر حملہ آور ہیں۔ چنانچہ اب سپین میں عیسائی فرقوں کی بھی باہم کھینچا تانی ہے۔ رومن کیتھولک پادری بھی دوسروں کے خیالات سننے اور پڑھنے سے روکتے ہیں لیکن نئی نسل کلیتہً مذہب سے بغاوت کر چکی ہے۔ سپینش گرجوں میں معمر افراد ہی نظر آئیں گے۔ رہا نو عمر بچے جو اپنے بڑوں کے دباؤ کی وجہ سے آ گئے ہوں کچھ عرصہ کے بعد لوٹ نہ کوئی تحریک میں نکلتی ہے کبھی بدھ ازم کی کتب پڑھنے کی طرف رجحان ہو جاتا ہے۔ کبھی ہری کرشنا اور کبھی ہیپی ازم اور کبھی صوفی ازم اور کبھی دھریہ خیالات ان پر مستول ہو کر رہ جاتے ہیں۔ سیاحوں کی بکثرت خلا ملا کی وجہ سے بڑے شہروں کا حال اخلاقی بے راہ روی کے لحاظ سے برا ہے۔ حالانکہ آج سے ۱۰ ۱۲ سال پہلے سپین میں کوئی سرِ عام کسی کا بوسہ لیتا تھا تو پولیس کا سپاہی کھڑے کھڑے جرمانہ کر دیتا تھا۔

رومن کیتھولک عقائد ان کی تسکین نہیں کر سکے جس کی وجہ سے ادھر ادھر حقیقی تسکین اور اطمینان کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اسلام سے متعلق کتب سپینش زبان میں نہیں ہیں جس کی وجہ سے اسلام سے بہت کم واقفیت ہے۔ جو باتیں معلوم ہیں وہ پادریوں کی زبانی سنی سنائی اور غلط پراپیگنڈا ہے قرآن کریم کے کچھ تراجم ہیں جن میں سے کچھ عیسائی پادریوں کے کئے ہوئے ہیں اور ان کے پڑھنے سے اسلام سے لگاؤ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ دل میں تعصب رکھ کر کئے گئے ہیں۔ اور قرآن کریم کے شروع میں جو تاریخی حالات یا سوانح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دی جاتی ہیں وہ بھی بہت غلط تصویر کشی ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ قرآن خدا کا کلام نہیں بلکہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کا رجحان سیاست سے ہٹانے کے لئے بھی سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت کھیل تماشے اور لہو و لعب کی طرف انہیں لگا دیا گیا اور میلوں اور تہواروں کو دلچسپی کا مرکز بنا دیا گیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی یا سیاحوں سے معاشی استفادہ حاصل کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی۔ انڈسٹری کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ زراعت ان کا آبائی پیشہ ہے۔ کاشتکاری بارانی ہے اور زیتون، انگور، بادام، گندم غرضیکہ ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ پھل اور سبزیاں یہاں سے تمام یورپ کو جاتی ہیں۔ رہائش بھی باقی یورپ کی نسبت سستی ہے۔ یہ وہ ملک ہے جو مسلمانوں اور اسلام کی علمی ترقی کا مرکز رہا۔ جہاں کی یونیورسٹیوں سے تمام یورپ کے سکالر استفادہ کرتے تھے جس نے ۳۰۰ سے زیادہ غیر معمولی مسلمان سکالر مختلف شعبوں میں پیدا کئے جن میں سے ابن عربی، ابن رشد اور ابن حیان کے نام نمایاں ہیں یہ وہ ملک ہے جس کے چپے چپے پر کبھی نعرۂ ہائے تکبیر گونجے اور قریہ قریہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش ہوتی تھی لیکن اب ایسا نہیں ہے۔

دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالے وہ دن جلد لائے جب یہ ملک پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدام سے آباد ہو اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش ہونے لگے اور جھوٹے خداؤں کی خدائی خاک میں مل جائے۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۱۱)

مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب علی پور ضلع ملتان منجانب محمود ناصر صاحب	۶۰/-	روپے
،، صوبیدار عبد الرشید صاحب بھون ضلع جہلم	۴۰/-	،،
،، منور احمد صاحب جماعت ملتان شہر	۵۰/-	،،
مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ گوٹریالہ ضلع گجرات	۲۰/-	،،
مکرم چوہدری فرزند علی صاحب گوٹھ فتح شہداد پور ضلع سانگھڑ	۵۰/-	،،
،، ،، ،، منجانب امان علی صاحب	۵۰/-	،،
،، محمد اسحٰق صاحب جوڑہ ضلع گجرات	۶۰/-	،،
،، محمد اقبال صاحب ڈلیو کے ضلع سیالکوٹ	۱۰۰/-	،،
مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ گوچلی جھنڈے ضلع شیخوپورہ	۶۰/-	،،
جماعت احمدیہ گھوچلی ضلع شیخوپورہ منجانب مستری اللہ رکھا صاحب	۱۰/-	،،
مکرم عبد الرحیم صاحب جماعت احمدیہ جہلم شہر	۵۰/-	،،
،، صوفی محمد ابراہیم صاحب منجانب لجنہ اماء اللہ برمنگھم لندن	۴۰۰/-	،،
،، محمد اشرف صاحب جماعت مانگا ضلع سیالکوٹ	۱۰/-	،،
،، محمد خالد صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا	۱۰/-	،،
مکرمہ مسز عبد العزیز صاحبہ حقانی لاہور	۲۵/-	،،
،، امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی ،،	۵۰/-	،،
مکرم مختار احمد صاحب سیکرٹری مال ۱۳/9-R ضلع ملتان	۳۰/-	،،
،، غلام احمد صاحب چک ۴۰ گ ب ضلع فیصل آباد	۱۰/-	،،
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ معرفت شمس الدین صاحب سیالکوٹ	۵۰/-	،،
مکرم بشیر احمد صاحب ڈنڈپور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ	۳۰/-	،،
،، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ناصر صاحب جھنگ صدر	۳۵/-	،،
،، افتخار احمد صاحب ،،	۱۰/-	،،
،، چوہدری محمد اشرف صاحب ،،	۱۰/-	،،
مکرمہ انور بیگم صاحبہ ،،	۱۰/-	،،
مکرم چوہدری جلال الدین صاحب ،،	۱۰/-	،،
،، بابو عبد الحلیم صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ عزیز بیگم صاحبہ جھنگ صدر	۱۰/-	،،
،، جاوید انور صاحب راولپنڈی	۷۵/-	،،
،، چوہدری شہاب الدین صاحب کوہاٹ باغ دین ضلع بدین	۱۶/-	،،
،، عثمان غنی صاحب چشڈر کے منگو لے ضلع سیالکوٹ	۶/-	،،
مکرمہ نور بیگم صاحبہ بیوہ شاہ محمد صاحب ۱۹۰/ح ب ضلع دہاڑی	۶۰/-	،،
مکرم بشیر نجیب احمد صاحب ،،	۵۰/-	،،
لجنہ جیکب آباد	۵۰/-	،،
مکرمہ طاہر صدیقہ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب گدو بیراج ضلع سکھر	۱۰۰/-	،،
،، امۃ الرشید صاحبہ نواب شاہ سندھ	۱۰/-	،،
مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب چک ۲۱۴/9-R ضلع بہاولنگر	۵۰/-	،،

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے خاص کا ایک اچھا موقعہ

حسب دستور سابق امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے آخر پر دفتر وقف جدید کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت اقدس میں ان تمام مخلصین کے لئے دعائے خاص کی درخواست کی جائے گی۔ جو اس ماہ مبارک میں اپنا چندہ وقف جدید سو فیصدی ادا کر دیں گے آپ بھی اپنی طرف سے اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے وقف جدید کا چندہ سو فیصدی ادا فرما کر ان خوش قسمت مخلصین میں شامل ہو جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

داخلہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
" کالج آف انجینئرنگ ٹیکسلا

برائے سیشن ۱۹۸۰-۸۱ء داخلہ۔ درخواست فارم مکمل مع مصدقہ دستاویزات کی نقول کنوینر ایڈمشن کمیٹی ایڈمنسٹریشن ہاؤس (انٹرنس گیٹ نمبر ۴) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور ۳۱ مورخہ ۲۸/۷ شام ۴ بجے پہنچ جانے ضروری ہیں۔ پراسپکٹس ۲۱/۷ سے بعوض ادائیگی دس روپے روم نمبر ۱۰۰ ایڈمنسٹریشن بلاک (انٹرنس گیٹ نمبر ۲) انجینئرنگ یونیورسٹی سے مل سکے گا۔ اور ٹیکسلا یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ کے دفتر سے ۲/۷ سے مل سکے گا۔

پراسپکٹس اگر بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں تو Treasurer کو مخاطب کر کے چودہ روپے کا پوسٹل آرڈر یا بنک ڈرافٹ بھیجا جائے۔

مزید تفصیلات نوائے وقت مورخہ ۲۵/۶ اور پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۴/۶ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(نوٹ) پوسٹل آرڈر یا بنک ڈرافٹ بذریعہ رجسٹری crossed بھجوائیں (ناظر تعلیم)

درخواست دعا

خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم بشارت محمود ٹرک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ احباب جماعت عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالعزیز ملک پوسٹل پنشنر للیانی

ملی ٹریڈنگ کمپنی
اقصیٰ چوک
کالج روڈ ربوہ

ربوہ میں اپنی طرز کا ایک مثالی اور واحد ادارہ جو آپ کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ ٹی وی۔ ریڈیو، ٹیپ، سٹیل فرنیچر۔ الماریاں۔ کوکنگ رینج۔ واشنگ مشین۔ بے بی سائیکل۔ واکرز۔ واٹر کولر۔ دریاں اعلیٰ درجہ کی۔ نیز ہر قسم کا گھریلو سامان آرڈر پر نہایت مناسب قیمت پر حاصل کیجئے۔

نوٹ:۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں واٹر کولر کی کلیرنس سیل ہو رہی ہے اس قیمتی موقعہ سے آج ہی فائدہ اٹھائیں اور آئندہ بھی اپنی ضروریات کے لئے ملی ٹریڈنگ کمپنی ربوہ کو ضرور یاد رکھیئے

بشارت احمد راٹھور

بی اے بی ایس سی انگلش و معاشیات کلاس

الحمد للہ بی اے بی ایس سی فری کوچنگ کلاسز برائے انگلش اور اقتصادیات کا اجراء مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۸۰ء سے ہو چکا ہے۔ طلباء کی تعداد بفضلہ ۲۰ سے بیس تک ہے۔ انگلش کے لئے خاکسار کے علاوہ مکرم نیر اعجاز صاحب اور اقتصادیات کے لئے مکرم داؤد منیر صاحب نے اپنی خدمات پیش کی ہوئی ہیں۔

کلاسز کا وقت پونے سات بجے سے ۹½ بجے تک اور شام ۵½ بجے سے ۶½ بجے تک ایوان محمود میں رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے طلباء ان کلاسز میں بھی بڑے ذوق و شوق سے شامل ہو رہے ہیں۔

عبدالجلیل ایم اے انچارج
بی اے، بی ایس سی کلاسز ایوان محمود
ربوہ

کیورز ۔ CURES
کیا ہیں؟

- ان میں حیرت انگیز شفاء کیوں ہے؟
- پرانی ضدی امراض کیونکر ختم ہو سکتی ہیں؟
- اپریشن سے بچنے والے نسخے؟
- ان تمام معلومات کیلئے "کیوریٹو سسٹم" کا لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

فون نمبر ۳۸۲۲
رہائش اور سرمایہ کاری کیلئے یکساں مواقع

- سرگودھا یونیورسٹی کی حدود کے اندر
- تمام تر ابتدائی سہولتوں سے آراستہ
- سیٹلائٹ ٹاؤن سے ملحقہ
- ایک بہترین رہائشی منصوبہ

الحمد پارک

جہاں آپ کو اپنی پسند کے مطابق ایک کنال ۱۰ مرلے، ۷ مرلے اور ۵ مرلے کے رہائشی پلاٹس مل سکتے ہیں۔

رابطہ کے لئے
الحمد اسٹیٹس 699 اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ھو الشافی
مشکل اور پیچیدہ امراض کے لئے
صدر دواخانہ
اپنی حقیر کوششیں آپ کی خدمت کیلئے وقف کرتا ہے
صدر دواخانہ اقصیٰ روڈ
بلال مارکیٹ ربوہ

آب حیات بورنگ ورکس
موٹر پمپ و نلکے لگوانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
مشتاق احمد
رحمت بازار ربوہ